بسم اللہ الرحمن الرحیم

Indo-US. Nuclear Deal

باپ کا تقدّس

اسلام اور جدید تہذیب

ہیں" یہ شکوہ امریکہ کے (۴۳۰۰۰) "اولڈ میز ہومز" میں زندگی گزارنے والے (۲۲۶۸۲۰۰۰) بوڑھوں میں سے ایک بوڑھے نے سروے کرنے والے ادارے سے کیا ایک ۷۵ سالہ بڑھیا کا کہنا تھا کہ اس کے ۲ بچے ہیں لیکن اس نے مدتوں سے ان کی شکل نہیں دیکھی لہٰذا اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ بے اولاد ہے ان سوا دو کروڑ امریکیوں میں سے ۹۰ فیصد بوڑھوں کا کہنا ہے کہ ان کے بچے انہیں بھول چکے ہیں جبکہ "اولڈ میز ہوم" کی انتظامیہ نے شکوہ کیا کہ جب ان کا کوئی بزرگ مر جاتا ہے تو اس کی لاش ایک عرصے تک سرد خانے میں پڑی لواحقین کا انتظار کرتی رہتی ہے لیکن بار بار ٹیلی گرام کے باوجود ان بے کس لاشوں کو وصول کرنے کے لئے کوئی نہیں آتا لہٰذا مجبوراً انتظامیہ کو خود ہی ان کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کرنا پڑتا ہے حکومت ہر سال صحت کے بجٹ سے "اولڈ میز ہومز" پر ۳۷ فیصد رقم خرچ کرتی ہے لیکن یہ کثیر سرمایہ بھی ان لاچار بوڑھوں کی زندگی کی خوشیاں نہیں دے سکتا لہٰذا کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ ان سوا دو کروڑ بوڑھوں کی آنکھوں میں بے بسی کے لرزتے آنسو دیکھ سکتی ہے۔ سروے کرنے والے ادارے نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ اگر اس صورتحال کی اصلاح نہ کی گئی تو ہر امریکی شہری بڑھاپے سے قبل ہی خودکشی کا فیصلہ کر لے گا۔

شیطانی عادات

یورپی مالدار بوڑھا جو کہ خود جنسی عمل یا صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے اور خود کچھ بھی نہیں کر سکتا حتیٰ کہ بوڑھا بے کار ہو جاتا ہے تو اپنی شیطانی عادات کو پورا کرنے کے لئے وہ جوان لڑکی اور جوان لڑکا کرائے پر لیتا ہے اور دونوں کو ننگا کر کے ہم بستری کراتا ہے اور خود دور کھڑے ہو کر مزے لیتا ہے حتیٰ کہ ڈانس کرتا ہے۔

(یعنی اس کی شیطانی حوس اتنی بڑھ چکی ہے کہ موت کے قریب تر ہے لیکن اپنی جوانی کے کرتوت نہیں بھولتا)۔ (بحوالہ جنسی زندگی)

Marfat.com

حضرت زبیر بن محمد

نے فرمایا

کہ اگر ماں باپ تجھے گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں تو تو جواب میں یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔

اولاد کو چاہئے

کہ ماں باپ کی خدمت سے نہ گھبرائے

''ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے۔

کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔

۳۔ کسی جان کو قتل کر دینا۔ (جس کا قتل کرنا شرعاً قاتل کیلئے حلال نہ ہو)

۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک

جو محبوب ترین اعمال ہیں۔ ان میں بروقت نماز پڑھنے کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا درجہ بتایا ہے۔

Marfat.com

عذاب آنے کا زمانہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب غنیمت کا مال (گھر کی) دولت سمجھی جانے لگے اور امانت غنیمت سمجھ کر دبالی جائے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور دنیا کیلئے دینی تعلیم حاصل کی جائے اور انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کو ستائے' دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کردے' مسجدوں میں شور ہونے لگے۔ قبیلہ (خاندان) کے سردار بددین لوگ بن جائیں' قوم کے ذمہ دار کمینے لوگ بن بیٹھیں' انسان کی تعظیم اس وجہ سے کی جائے کہ وہ کوئی تکلیف نہ پہنچادے' اور گانے بجانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے سامان ظاہر ہو جائیں' شرابیں پی جانے لگیں اور اس امت کے بعد آنے والے لوگ پہلے (نیک بخت) لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھی اور زلزلوں کا انتظار کرو' زمین میں دھنس جانے' صورتیں مسخ ہو جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور اس عذاب کے ساتھ دوسری ان نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے لڑی کا تار ٹوٹ جائے اور دانے گرنے لگیں۔

مغرب میں والدنے حقوق اولاد ادا نہ کیے پھر اولاد کیسی بنی؟

مغرب کے بعض شہروں میں ایسے ادارے ہیں جو ناجائز بچوں کو پالتے ہیں اور پھر بے اولادوں کے ہاں بیچ دیتے ہیں۔ امریکہ کے ایک شہر ٹیکساس میں اس طرح کے ایک ادارے کا انتظام مسز ایڈنا گلیڈنی (Edna Gladney) کے ہاتھ میں تھا اس نے چند برسوں میں دس ہزار ناجائز بچے فروخت کیے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیرے بچے کو کوئی فروخت کرے؟

Marfat.com

غیرت کا ماتم

انسان اک حیاش و بے حیا بن جائے- غیرت کا شعلہ کبھی نہ کبھی بھڑک ہی اٹھتا ہے- آج یورپ اور امریکہ میں عورت بیسوا سے بھی ذلیل و بے حیا ہے- وہاں کا عائلی نظام کالعدم برہم ہو چکا ہے- ملک اولاد حرام سے بھر گیا ہے- اور اس صورت حال سے وہاں کے مفکرین و دانشور مضطرب ہو گئے ہیں- اس اضطراب کی جھلک ول ڈیوران اور ٹائن بی کے علاوہ مختلف پادریوں اور فلسفیوں کی تحریرات میں بھی ملتی ہے-

یورپ اور امریکہ میں عورت کی آوارگی (جس کا نام ان لوگوں نے عورت کی آزادی رکھا ہوا ہے-) نے صرف ایک سو سال کے عرصہ میں ان عائلی نظام کو تہ و بالا کر دیا ہے ہر گھر میں ایک دو حرامی بچے موجود ہیں- جن سے خاندان کا ہر فرد نفرت کرتا ہے- شام کے وقت باپ داشتاؤں کے ساتھ جا رہا ہے تو ماں یاروں کے ساتھ- بیٹا گرل فرینڈ کو لئے پھرتا ہے تو بیٹی بوائے فرینڈ کو- غیرت وحمیت کا جنازہ اٹھ چکا ہے- اور پاکیزگی و بلند اخلاقی کا کوئی تصور بھی نہیں رہا-

اے دختران پاکستان' کیا یہاں بھی تم یہی صورت حال پیدا کرنا چاہتی ہو؟ اگر نہیں تو پھر ہر شام تم مال روڈ پر کیوں بن ٹھن کر نکلتی ہو؟ اپنے حسن اور سنگار کی کیوں نمائش کرتی ہو؟ رقص گاہوں میں کیوں ناچتی ہو؟ تمہیں اسلام نے وہ بلند مقام دیا ہے- کہ جنت تمہارے پاؤں کے نیچے رکھ دی ہے- تمہیں اس قدر تقدس بخشا ہے کہ مہ وانجم کی شعاعیں بھی تمہارے حسن کو چھو نہیں سکتیں -تمہارے ہاتھوں میں قرآن سینوں میں نور ایمان سر پہ رحمتوں کے بادل اور سرور کائنات تمہارے قائد' کیا یہ عریانی' یہ جلوہ آرائی اور یہ کج راہی تمہیں زیب دیتی ہے؟ کیا یہ نسوانیت کی انتہائی توہین نہیں کہ وہ شرع و اخلاق کے محلات سے نکل کر بازاروں' میخانوں اور رقص گاہوں میں ذلیل و رسوا ہو جائے- کیا تم بھی نئی تہذیب کے ساتھ اپنے

Marfat.com

والدین کو اولاد ہوم میں رکھنے پر تلے ہو۔ رحمتوں کے سایوں کو دور کرنے کی تک و دو کر رہے ہو۔ کیا امریکہ اور یورپ کے ان قابل احترام رشتوں کی پامالی کے حال نہیں سنے۔ ان کی ترقی یافتہ تہذیب کی کارفرمائیاں نہیں دیکھیں۔ اس سلسلے میں دو تازہ واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

لندن مغربی یورپ کے ممالک میں بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد دوسرے کسی ملک کی نسبت سب سے زیادہ ہے اور یورپی کمیشن کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں پیدا ہونے والے ایک تہائی بچے غیر شادی ماؤں کے ہاں جنم لیتے ہیں جبکہ آئس لینڈ میں یہ تعداد بڑھ کر ۵۰ فیصد سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں طلاق دینے کی شرح بھی دوسرے یورپی ممالک کی نسبت سب سے زیادہ ہے۔ یونان میں ناجائز پیدا ہونے والے بچوں کی شرح ۲ فیصد اور سوئٹزرلینڈ میں ۲،۱ فیصد ہے۔ برطانیہ کے بعد فرانس میں بن بیاہی ماؤں کے ہاں جنم لینے والے بچوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو کہ ۳۰،۱ فیصد ہے۔ رپورٹ کے مطابق شمالی یورپ میں او۔ طا ۵۰ فیصد بچے ناجائز پیدا ہوتے ہیں۔ سویڈن میں ان بچوں کی شرح پیدائش ۴۸،۲ فیصد اور ڈنمارک میں ۴۶،۴ فیصد ہے۔ برطانیہ میں شادی کرنے کی شرح بھی دوسرے یورپی ممالک کی نسبت کم ہے وہاں ہر سال ایک ہزار جوڑوں میں سے صرف ۶،۸ فیصد جوڑے شادی کے بندھن میں بندھتے ہیں جبکہ باقی افراد غیر شادی شدہ زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (جنگ ۲۶ جون ۹۲ء) امریکہ میں ۲۵ لاکھ نابالغ بچے جسم فروشی کر رہے ہیں بحوالہ عبدالغنی مارچ

انکشاف

پیرس فرانسیسی جریدے پیرس میچ نے انکشاف کیا ہے کہ صدر متراں (فرانسیسی صدر) کی ایک بیس سالہ ناجائز بیٹی ہے۔ اور صدر نے اسے اس کی ماں سمیت اس کو صدارتی محل

Marfat.com

میں رسالہ واشنگٹن پوسٹ جریدے نے متراں کی اپنی ناجائز بیٹی کے ساتھ ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔ اس شمارے میں چھپنے والے مضمون میں بتایا گیا کہ ۷۸ سالہ کینسر کے مریض صدر نے کافی عرصے سے اس راز کو لوگوں سے چھپائے رکھا۔ تاہم اب انہوں نے اس راز سے عوام کو آگاہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ نومبر ۹۴ء)

ناجائز اولاد

حالیہ ایک رپورٹ کے مطابق انگلینڈ اور ویلز میں گزشتہ سال بچوں کی ایک تہائی تعداد ناجائز طریقے سے پیدا ہوئی ہے۔ تفصیل کے مطابق ۳۴ فیصد بچوں کے والدین نکاح سے پہلے ہی ازدواجی تعلقات قائم کرنیکی خواہش رکھتے ہیں۔ ایسے والدین کے ہاں اولاد کے ہونے کے بعد ان کی دس فیصد تعداد آپس میں نکاح پر رضامند ہو جاتی ہے اور باقی والدین یا تو دوستوں کی طرح رہتے ہیں یا ان میں جدائی ہو جاتی ہے چنانچہ ناجائز طریقے سے پیدا ہونے والے ان بچوں کی حکومت پرورش کرتی ہے۔ جائزے میں بتلایا گیا کہ اس قسم کے بچوں کی نفسیاتی اور اجتماعی کیفیت معاشرے میں برے اثرات مرتب کر رہی ہے۔

ناجائز بچوں کا جنم

امریکا میں روزانہ ۱۵۴۰ بچے بچوں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۳ سے ۱۹ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کے ہاں ہر گھنٹے ۶۴ ناجائز بچے جنم لیتے ہیں ۱۹۸۰ کے اعداد و شمار کے مطابق اس عمر کی ایک لاکھ سے زیادہ بن بیاہی لڑکیوں کے ہاں حمل ساقط ہوئے۔ دنیا کے تمام صنعتی ملکوں کے مقابلے میں اس عمر کی لڑکیوں کے ہاں ناجائز بچوں کی شرح امریکا میں سب سے زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ امریکا میں نشہ آور ادویہ کے استعمال میں اضافہ۔ ۱۳ سے ۱۹ سال کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی شرح خودکشی جرائم کی تیز رفتاری امریکی معاشرے

Marfat.com

میں زبردست خرابی کے مظہر ہے- ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی اخلاقی اور روحانی اعتبار سے بالکل دیوالیہ ہو چکے ہیں- امریکی اہل فکر و دانش کی رائے میں یہ واقعات ماضی میں بھی ہوتے تھے- لیکن اس وقت چوں کہ اخلاقی اور روحانی اقدار کی رفعت مضبوط تھی اور انسانی معاشرے ان کی پابندی کو اپنے لئے باعث خیر سمجھتے تھے- بالخصوص خاندان اور بالعموم معاشرے کا شیرازہ مستحکم تھا- لیکن جب سے ان ضوابط اور پابندیوں کو فیہ ضروری اور انسانی آزادی کا دشمن سمجھا جانے لگا معاشرے اور خاندان کے تار و پود بکھرنے لگے ہیں- اسقاط کے ذریعے سے کسی معصوم بچے کو ہلاک کرنا یقیناً ایک نہایت انسان سوز اور غیر اخلاقی حرکت ہے لیکن صرف اپنی ذاتی لذت کی تسکین اور تسلسل کے لئے مستقلاً کسی بچے کی پیدائش کے حق سے انکار چاہے اس کے اسباب ذاتی ہوں یا اقتصادی' درحقیقت حیات انسانی کے تقدس کی پامالی ہے- پھر اس میں ایک فرق یہ بھی ہے بر بنائے صحت اسقاط حمل کا مقصد اگر ماں کی جان بچانا ہو تو اس کی تائید بھی کی جاسکتی ہے- لیکن کسی اور سبب سے حمل کا ضیاع سراسر انسان کشی قرار پاتا ہے- چوری' ڈکیتی' زنا بالجبر' قتل و غارت گری اگر قابل سزا جرم ہیں تو ایک نومولود بچے کو ہلاک کر دینا ان سب سے بڑھ کر جرم قرار دیے جانے کے قابل ہے-

شادی کا تصور

برطانوی معاشرے کے بعض پہلو اس قدر رفیق اور اخلاق باختہ ہیں کہ شیطان بھی شرمسار ہوا چاہتا ہے- ایک سرکاری رپورٹ (سروے) میں بتایا گیا ہے کہ یورپ بھر میں کم عمر کی لڑکیاں (دس سے لے کر چودہ سال) سب سے زیادہ تعداد میں (بغیر شادی) کے برطانیہ میں ہی حاملہ ہو رہی ہیں - یہاں شادی کا تصور ہی مٹ کر رہ گیا ہے اور چھوٹی چھوٹی عمر کی لڑکیاں بھی دھڑا دھڑ حرامی بچے پیدا کر رہی ہیں-

(روزنامہ نوائے وقت سنڈے میگزین اشاعت ۲ مئی ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

بغیر شادی کی ماں

فرانسیسی صدر شیراک گزشتہ روز نانا بن گئے۔ لندن کے روزنامہ ٹائمز کے مطابق شیراک کی بیٹی اور ان کے سیاسی مشیر کلاڈ نے شادی کیے بغیر ہی ایک صحت مند بچے کو جنم دیا ہے (روزنامہ جنگ۔ لاہور ۲۶ مارچ ۹۲ء) یہ ہے مغربی تہذیب کی معراج جس کی طرف ہم پاکستانی بھی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہم بھی یہی حیوانی آزادی چاہتے ہیں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر خود کو مسلمان کہلوانے سے بھی آزادی حاصل کر لینا چاہئے۔

باپ کے حقوق

اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی ملاحظہ فرمالیجئے جو جنگ لندن نے ۴ جولائی ۹۸ء کو شائع کی ہے کہ برطانیہ میں بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لیے سرکاری طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچے کا باپ اگر ماں کے ساتھ برتھ رجسٹر پر دستخط کر دے تو اسے بھی باقاعدہ باپ کے حقوق حاصل ہو جائیں گے خبر کے مطابق ۹۶ء میں بڑھ کر اٹھترفی صد ہو گیا ہے جس کی وجہ سے حکومت کو قانون میں تبدیلی کرنا پڑی ہے۔

نیا قانون

دسمبر ۱۹۹۷ء کے انگریزی ماہنامہ وائس آف اسلام کے مطابق امریکہ میں حرامی بچوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ ہیلری کلنٹن نے حال ہی میں خلیج ٹائمز میں ایک کالم لکھا ہے جس میں وہ بتلاتی ہیں کہ حال ہی میں مجھے اور بل کلنٹن کو بے شمار خطوط موصول ہوئے ہیں۔ لیکن جو بہترین خطوط تھے اور متاثر کرنے والے تھے۔ وہ بچوں کی جانب سے تھے۔ خاص طور پر میں اور میرا شوہر اس خط کو تو کبھی نہیں بھول سکتے جسے لواداشہر سے ایک

Marfat.com

ان نے لکھا- اس نے کہا میرا نام رولی ہے- مجھے فٹ بال اور باسکٹ بال پسند ہے لیکن
یہ اصل مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ میں گزشتہ آٹھ سال سے ایک ایسی فیملی کی تلاش میں ہوں
جس کی آغوش شفقت میں پرورش پاسکوں- ایک ایسی فیملی جہاں مجھے ایک بھائی' ایک
ن اور مہربان والدین میسر ہوں- قارئین کرام- یہ ہے خط ایک نوجوان کا کہ جس نے
مٹن اور ہیلری کو جھنجوڑ کر رکھ دیا- حقیقت یہ ہے کہ اس وقت یورپ اور امریکہ کا سب سے
مسئلہ یہی ہے کہ پچاس فیصد سے زائد جوڑے بغیر شادی کے اکٹھے رہ رہے ہیں جب بچہ
ا ہوتا ہے تو وہ کبھی باپ کے بغیر اور کبھی ماں اور باپ دونوں کے بغیر پرورش پاتا ہے یوں
ب وہ بڑا ہوتا ہے تو اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے ماں باپ کون ہیں؟ یوں امریکی اور
ربی معاشرہ ماں باپ اور دوسرے رشتوں سے محروم ہو چکا ہے لامحالہ اب ان لوگوں کو ماں
پ اور بہن بھائیوں کی ضرورت ہے وہ مل نہیں سکتے چنانچہ ان کی اس محرومی کو دور کرنے کے
لئے کلنٹن نے ایک ایکٹ بنایا ہے جس کو فوسٹر کیئر سسٹم Foster Care System
کہتے ہیں-

اعداد وشمار

مختلف اعداد وشمار کے مطابق امریکہ میں ۱۹۶۷ء میں ۳ لاکھ ناجائز بچے پیدا ہوئے-
برطانیہ کے مرکز میں واقع نارتھ امپٹن (Northampton) میں ۱۹۷۳ء میں ناجائز
بچوں کی تعداد ۶۷ فیصد تھی- لندن میں اسقاط حمل کے ذریعے سالانہ اوسطاً ۷۲ ہزار بچے
پیٹ سے گرائے جاتے ہیں- ڈاکٹر فیروز نقوی- لکھتے ہیں- یورپ کی سڑکیں گلیاں اور
بازار طوائفوں سے خالی نظر آتے ہیں کیوں کہ آزاد خیال لڑکیوں نے طوائفوں کا کام تقریباً
ختم کر دیا ہے- کیلیفورنیا انگلینڈ اور اٹلی کے کچھ علاقوں میں بھی ایسے ہی واقعات ہوئے اور
۱۹۹۱ء میں امریکہ اور مغربی جرمنی کی تقریباً ۱۳ سال کی ہر بچی حاملہ تھی اور ماؤں بیٹیوں اور

Marfat.com

بہن بھائیوں کے جنسی تعلقات عام تھے- امریکہ کی ۴۴ فیصد عورتیں جنسی بے راہ روی کی سے قید ہیں (یورپین کلچر اینڈ اسلام صفحہ ۲۱۳ اور روزانہ اخبارات کے ورلڈ نیوز کے صفحات بھی ایسی ہی حیا سوز خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں اور حروف کی صورت میں چیخ چیخ کر ہمیں منع کرتی ہیں کہ خدا کے لئے اس گندے معاشرے کی اندھی تقلید نہ کرو اور یہ بھی حقیقت ہے مغربی معاشرہ خود بھی فی الوقت ان تمام آزادیوں کے حق میں نہیں ہے جس کا بین ثبوت ہے کہ ڈاکٹر صفدر محمود اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ- ۱۹۸۴ء میں جب جنرل اینجل کو ایوا صدارتی انتخاب جیتا اور اسقاط حمل اور فیملی پلاننگ کی اصطلاحات جاری کیں تو کئی ریاستو میں احتجاجی جلوس نکلے- Constitutional foundation of pakistan P.No.34 غیر شادی شدہ حاملہ لڑکیوں کی تعداد ۴۷ سے بڑھ کر ۶۶ فیصد ہوگئی- ۶۶ فیص لڑکیاں شادی سے پہلے ماں بن جاتی ہیں ۹۴ء میں صرف واشنگٹن میں ۶۳ فیصد ۱۲ سالہ بچیاں حاملہ ہوئیں اور ۴۳ فیصد نے اسقاط حمل کروالیا- Daily the News 6-August 91995 جولائی ۹۳ء کو اسقاط حمل کلینک چلانے والے ایک ڈاکٹر کو خواتین نے قتل کر دیا اف مشہور امریکی اخبار پیرالڈ ٹریبوں کی رپورٹ کے مطابق موجودہ امریکی صدر کلنٹن نے اپنی انتخابی مہم میں وعدہ کیا تھا کہ وہ فوج میں ہم جنس پرستوں کو بھرتی کریں گے- لیکن منصب صدارت سنبھالنے کے بعد جب انہوں نے اپنے آرمی جنرل پاؤل کو حکم نامہ جاری کیا آرمی چیف نے اسے ماننے سے انکار کر دیا- (روزنامہ نوائے وقت ۱۴)

مجرمانہ حملے

پولیس اور عدالتیں' قانون اور کے ہاتھوں مجبور ہیں' پاکستانیوں کی زندگی اجیرن بنا دی گئی ہے-

Marfat.com

''لیڈیز میں پاکستانیوں کی اکثریت چیپل ٹاؤن اور بیر ہلز کے علاقوں میں آباد ہے' ں افریقی نژاد ایفرو کریبین بھاری تعداد میں آباد ہیں- ان علاقوں میں نوعمر راہزنوں نے ت پھیلا رکھی ہے' اوسطاً روزانہ تین افراد اس گینگ کا شکار بن رہے ہیں- پچھلے ماہ ۷۶ دکولوٹا گیا' جبکہ پچھلے سال کل ۱۹۵۲ افراد اس علاقے میں لوٹ لئے گئے یا ان پر حملے کئے - پولیس اور علاقے کے مکینوں کے لئے یہ صورتحال انتہائی تشویش ناک ہے' کیونکہ نوں کے گروہ ہر وقت تاک میں رہتے ہیں- چیپل ٹاؤن پولیس ڈویژن کے سپرنٹینڈنٹ دسمتھ کا کہنا ہے کہ لوگ ان نوعمر ڈاکوؤں کے خوف سے ہم سے تعاون نہیں کرتے' جس ، یہ مسئلہ اس قدر پیچیدہ ہو گیا ہے کہ کسی وقت قتل کا واقعہ رونما ہو سکتا ہے-'' چاقو چھریوں دوسرے آہنی ہتھیاروں کے وار سے شدید زخمی ہونے کے باوجود ابھی تک کوئی ہلاکت ں ہوئی - راہزنی کی وارداتوں میں زیادہ کم سن مجرم شریک ہوتے ہیں' جو گروہ کی شکل میں دات کرتے ہوئے فرار ہو جاتے ہیں ان کی کم عمری کی وجہ سے عدالتیں ان کو سخت سزائیں ں دے سکتیں' کیونکہ قانون اس میں رکاوٹ ہے اور یہ مجرم دوبارہ واپس آ کر وارداتیں روع کر دیتے ہیں- اسکولوں کے باہر بچوں سے غنڈہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور ٹیکس نہ لے پر انہیں بری طرح مارا پیٹا جاتا ہے' ایسے واقعات دن رات کسی بھی وقت کہیں بھی رونما سکتے ہیں- رہزنی اسکواڈ کے تحقیقاتی آفیسر مارک سیسن کا کہنا ہے'' راہزنوں کے ایسے نگو کا پسندیدہ مقام چیپل ٹاؤن روڈ پر کیٹورفش اینڈ چپس شاپ کے باہر اور ہیفلیڈ ہوٹل کا دیکی علاقہ ہے' جہاں یہ گھات لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں' اور جو لوٹنے والے زیادہ تر مجرموں کو انتے ہیں لیکن وہ گرفتار نہیں کئے جا سکتے' کیونکہ لوگ ان کے خوف سے ان پر انگلی تک ھانے کو تیار نہیں- ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ راہزنی کا شکار ہونے والے اکثر ان اکوؤں کے اچھے بھلے شناسا ہوتے ہیں یا اسکول فیلو رہ چکے ہیں' لیکن اس کے باوجود ان کو

Marfat.com

بھی لوٹ لیا جاتا ہے۔ چیپل ٹاؤن پولیس نے پچھلے سال مارچ میں راہزنی اسکواڈ کی تشکیل تھی، جس نے پچھلے سال کے آخری ۹ ماہ کے دوران ۲۰۰۰ افراد کو حراست میں لیا۔ پولیس کہنا ہے کہ جب تک لوگوں کی جانب سے تحریری اسٹیٹ منٹ نہ ملے، ہم مزید کاروائی نہیں کر سکتے۔ سراغرساں سپرنٹنڈنٹ مسٹر فلپ جانسن کا کہنا ہے کہ راہزنوں کو گرفتار کر کے انہیں عدالتوں میں بھی پیش کیا جاتا ہے اور انہیں قانون کے مطابق جو معمولی سزائیں دی جاتی ہیں انہیں جرائم سے باز رکھنے میں ناکافی ہیں (اب تو انہیں اسلام کا فلسفہ سزا سمجھ آ جانا چاہئے) اور وہ دوبارہ واپس آ کر وارداتیں کرتے ہیں، ان کا مزید کہنا ہے کہ یہ حیرانگی کی بات نہیں کہ لوگ گواہی نہیں دیتے، کیونکہ انہیں دھمکی دی جاتی ہے کہ غنڈے واپس آ کر پھر حملہ کریں گے چنانچہ پولیس اور مجسٹریٹ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے بعض معاملات پر مجبور ہیں۔ کا کہنا ہے کہ کم سن مجرموں پر قابو پانے کے لئے قانون از حد ضروری ہے۔

(بحوالہ "جنگ" لندن ۹۳-۱۱-

قتل ہی قتل

امریکہ جیسے ترقی یافتہ اور مہذب ترین ہونے کا دعویٰ کرنے والے ملک میں نوجوانوں کی ذہنی حالت کا اندازہ ان میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار سے لگایا جا سکتا ہے۔ امریکہ دفاعی شعبے برائے اطفال کے ایک ترجمان کے حوالے سے بھارتی روزنامہ لکھتا ہے امریکی بچوں کی اخلاقی حالت اس قدر پست ہو چکی ہے کہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۱۹۱ء کے دو بچوں نے تقریباً ۵۰ ہزار افراد کو ہلاک کر دیا۔ ترجمان کے مطابق امریکہ میں بچے بندوقوں پستولوں اور جدید اسلحہ کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں، ترجمان کا کہنا ہے کہ ویت نام سے سالہ جنگ میں اتنے امریکی ہلاک نہیں ہوئے جتنے امریکی بچوں نے اپنے ملک میں ہلاک دیئے۔ ان حالات میں نہ صرف بچوں کی بڑھتی ہوئی آوارہ گردی، بدمعاشی اور غنڈہ گر

Marfat.com

پتہ چلتا ہے بلکہ امریکی معاشرے میں والدین کی لاپرواہی بھی عیاں ہو جاتی ہے۔ ایک تنظیم نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اسلحے کی فروخت کے سلسلے میں سخت قوانین نافذ کرے۔

انفرادی جرائم کے سلسلے میں صرف دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ نیویارک کی ایک عدالت میں ایک شخص نے یکے بعد دیگرے اٹھارہ افراد کو ہلاک کیا اور ان کا کہنا تھا کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا۔ (روزنامہ "پاکستان" لاہور ۱۹۹۱ء)

اور نیویارک ہی میں ایک شخص جو ملیو ونزالز کا اپنی گرل فرینڈ سے جھگڑا ہو گیا تھا نے اس کلب کو آگ لگا دی جس میں اس کی دوست ملازم تھی۔ نتیجتاً ۱۸۷ افراد زندہ جل کر مر گئے۔ قاتل کو قانون کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال قید ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ "پاکستان" [illegible])

نوعمر لڑکے کار ریکارڈ

کار کی چوری میں ملوث زیادہ تر افراد کی عمریں ۱۰ سے ۲۰ سال کے درمیان ہیں۔ انگلستان برطانیہ میں کار چوری کے باعث ہر سال ۱۰۲ ارب پونڈ کا نقصان ہوتا ہے۔ چلڈرنز [illegible] نے "پٹنگ دی بریکس آن کار کرائم" کے عنوان سے ایک تحقیق میں بتایا کہ ہر سال ۱۹ [illegible] پونڈ مقدمات پر خرچ ہوتے ہیں ۱۹۹۰ء میں ۵ میں سے ۴ افراد کی عمریں جن پر کار [illegible] کی چوری کا جرم ثابت ہوا یا جنہیں تنبیہ کی گئی ان کی عمریں ۱۰ سے ۱۶ سال کے درمیان تھیں۔ کاروں سے متعلقہ جرائم جن میں نوعمر افراد ملوث ہوتے ہیں زیادہ تر رات ۸ بجے ۱۹ء [illegible] بجے آس پاس ہوتے ہیں۔ ہوم آفس کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً ۳۰ فیصد لوگ کاروں کو لاک کرنا بھول جاتے ہیں جبکہ گلیوں میں پارک کی جانے والی ۷۰ فیصد کاروں میں کوئی حفاظتی آلہ نصب نہیں ہوتا۔ رپورٹ کے مطابق ایک ۱۲ سالہ لڑکے نے ۵۰۰ کاریں چرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ کار چور گروہوں کی صورت میں کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے

Marfat.com

اخلاقی ضابطے بنا رکھے ہیں' بعض گردہوں میں ''منیجر'' اور اسسٹنٹ منیجر'' جیسے عہدے بھی ہیں' ایک نوعمر مجرم نے بتایا کہ بعض اوقات ہم کار روک کر پولیس کو سگنل دیتے ہیں تاکہ وہ ہمارا تعاقب کریں پولیس کا تعاقب بے حد سنسنی خیز ہوتا ہے۔ (بحوالہ ''جنگ'' لندن ۳'۱۲'۹۳)

منشیات کی لعنت

ٹیلی ویژن نے مغرب کے معصوم بچوں کو قتل' ڈکیتی' چوری جیسے سنگین جرائم اور منشیات کی لعنت میں مکمل طور پر جکڑ کے رکھ دیا ہے۔ صرف جرمنی میں مجرم بچوں کی عمومی شرح ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۵ء کے درمیان بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان بچوں کو خطرناک جرائم پہ مجبور کرنے میں ٹیلی ویژن کے تشدد پروگراموں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے کیونکہ ایک مغرب کا بچہ روزانہ اوسطاً چار گھنٹے ٹی وی کے سامنے گزارتا ہے۔ اس دوران کم از کم پچاس مناظر قتل کی وارداتوں کے دیکھتا ہے۔ ان مناظر کا اثر بچوں میں تشدد پسندی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی صورت میں نکلا ہے۔ صرف ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں میں تشدد کا رجحان پندرہ فیصد تک پایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جرمنی کے ایک تہائی بچے اب مسلح ہو کر درس گاہوں میں آتے ہیں۔ برلن پولیس کے مطابق شہر میں ہونے والے ۴۵ فیصد تشدد انہ جرائم ۱۴ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے کرتے ہیں جبکہ پانچ فیصد جرائم ۱۴ سال سے بھی کم عمر کے بچے کرتے ہیں۔

امریکی سروے رپورٹوں کے مطابق تمام تر قوانین کے باوجود امریکی بچہ تیرہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اپنے ذہن میں ایک لاکھ مناظر کسی نہ کسی صورت محفوظ کر چکا ہوتا ہے۔ ان میں آٹھ ہزار مناظر قتل' خودکشی' تشدد اور جنس پر مشتمل ہوتے ہیں۔

برطانیہ رپورٹ کے مطابق ٹی وی کے مادر پدر آزاد پروگراموں کے باعث برطانوی بچے دوسرے جرائم کے علاوہ منشیات کی لپیٹ میں بھی آ چکے ہیں' برطانوی بچے تیرہ سال کی

Marfat.com

عمر میں شراب نوشی شروع کر دیتے ہیں جبکہ پندرہ سال کی عمر میں ان بچوں کی ایک چوتھائی تعداد منشیات کا استعمال شروع کر دیتی ہے' ان منشیات میں سب سے زیادہ استعمال چرس کا ہوتا ہے- لڑکوں میں ۱-۲۸ فیصد چرسی ہوتے ہیں جبکہ لڑکیوں میں چرس نوشی کی شرح ۷-۲۱ فیصد ہے- رپورٹ کے مطابق یہ ''معصوم مجرم'' والدین کی عدم توجہی کے باعث اپنا زیادہ وقت ٹی وی کے سامنے گزارنے پر مجبور ہیں- واضح رہے کہ اخلاقی بگاڑ کے نتیجے میں بچوں کے عادی مجرم بن جاتے کے خوف سے ان بچوں کے والدین حکومت کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ خدارا ان جنسی اور تشدد آمیز فلمی مناظر کا ٹی وی پر دکھایا جانا بند کیا جائے- جرمنی کے ایک ہفت روزے نے انکشاف کیا ہے کہ اب تک دس لاکھ سے زائد افراد اس سلسلے میں ایک محضر نامے پر دستخط بھی کر چکے ہیں-

ڈرٹی ڈزن

بریڈفورڈ میں بڑھتے ہوئے جرائم کی زیادہ ذمہ داری ان مجرموں پر ہے' جن کی عمریں ابھی بلوغت کی حد تک نہیں پہنچیں- یہ بات ایک تازہ ترین رپورٹ میں بتائی گئی ہے-

رپورٹ میں ڈرٹی ڈزن کے نام سے ایک گروہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اوڈسل پولیس اسٹیشن کی تحویل میں بارہ ایسے گندے انڈے بھی ہیں' جنہوں نے مجموعی طور پر اس وقت تک دو سو سے زائد جرائم کا ارتکاب کیا ہے- اوڈسل پولیس اسٹیشن کی طرف سے کئے جانے والے اس خصوصی سروے کے بارے میں جو رپورٹ جاری کی گئی ہے' اس میں کہا گیا ہے کہ پولیس اسٹیشن میں موجود ایک سو سولہ نوعمر ملزموں کے ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ ملزم چار سو سے زئد جرائم میں کسی نہ کسی طرح شریک رہے ہیں' جبکہ ان ایک سو سولہ ملزموں میں سے بارہ ایسے ہیں جنہوں نے دو سو زائد جرائم کا ارتکاب کیا ہے- پولیس انسپکٹر یور رابرٹس کا کہنا ہے کہ ایک سو سولہ ملزموں میں سے اکثریت ایسے ملزموں کی ہے

Marfat.com

...ں نے ایک آدھ جرم کیا' لیکن بارہ ملزم ایسے ہیں جنکا اور سنا بچھونا ہی جرم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نو عمر مجرموں میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو ایک وارننگ مل جانے کے بعد جرائم سے توبہ کر لیتے ہیں لیکن جو اس راہ پر چل نکلتے ہیں وہ محکمہ پولیس کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے دردسر بن جاتے ہیں انہوں نے بتایا کہ پولیس باقاعدگی سے بعض ایسے بچوں کا تعین کر رہی ہے جن کے ذریعے نوجوان نسل کو جرائم کے تباہ کن نتائج سے باخبر رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ (بحوالہ روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف لندن مغرب)

جنسی حملہ

گلاسگو آئرشائر کا ایک دس سالہ بچہ مقامی ایجوکیشن کونسل کے لئے دردسر بن گیا ہے۔ یہ بچہ جس کا نام قانونی وجوہات کی بناء پر صیغہ راز میں رکھا گیا ہے' اس کو اسکول میں اپنی ساتھی طالبہ پر جنسی حملہ کرنے کے الزام میں ایک دوسرے اسکول میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا' لیکن جب دوسرے اسکول کے بچوں کے والدین کو اس بچے کی اپنے اسکول میں آمد کا علم ہوا تو انہوں نے ایک اجلاس منعقد کر کے اس پر شدید احتجاج کیا اور مقامی ممبر پارلیمنٹ اور ایجوکیشن اتھارٹی کو اس مسئلے کا نئے سرے سے جائزہ لینے کے لئے خطوط لکھے۔ دریں اثنا گلاسگو کے نزدیک کلارکن پرائمری اسکول کی انتظامیہ نے بچوں پر بڑھتے ہوئے جنسی حملوں کے واقعات کی بنا پر تمام طلباء کو ہدایت کی ہے کہ وہ اسکول سے گھر کے سفر کے دوران اکیلے جانے کے بجائے گروپس کی شکل میں جائیں اور کسی بھی اجنبی شخص سے محتاط رہیں۔

(بحوالہ "جنگ" لندن ۹۳-۱۰-۱۱)

جسم فروش بچے

امریکہ میں ۲۵ لاکھ نابالغ بچے غربت اور نشے کی عادت کے باعث جسم فروشی کر رہے ہیں جبکہ روس بھی اس شرمناک دھندے میں اس حد تک پستی کا شکار ہے کہ صرف ماسکو میں

Marfat.com

ایک ہزار کمسن لڑکے لڑکیاں جسم فروشی میں ملوث ہیں۔ یہ انکشاف سلطان شاہد نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ مغربی یورپ میں جسموں کی تجارت سے اربوں ڈالر آمدنی حاصل کی جارہی ہے۔ ۷۰ء کی دہائی کے وسط میں دنیا میں تین کروڑ عورتیں فروخت کی گئیں، تل ابیب میں فحاشی کے اڈوں میں ۵ سال کے دوران ۵ گنا اضافہ ہوا۔ ان میں بیشتر طوائفیں روسی نژاد ہیں۔ اس کتاب میں عورتوں پر بہیمانہ مظالم کی لرزہ خیز تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ دلال جسم فروشی کے دھندا میں کشش کے لئے عورتوں سے دانت توڑ دیتے ہیں اور انہیں آمادہ گناہ کرنے کے لئے بجلی کے جھٹکے دیتے ہیں۔ (جنگ لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳)

۹ سالہ لڑکی

۱۰ سالہ برطانوی لڑکوں کو ۹ سالہ لڑکی سے زیادتی کی کوشش کے الزام کا سامنا ہے۔ روزنامہ گارڈین کے مطابق اگر ان پر الزام عائد ہوگیا تو وہ دنیا کے کم عمر ترین زیادتی کے ملزم ہوں گے۔ یاد رہے کہ جون میں ایک ۱۱ سالہ لڑکے پر ۱۲ سالہ لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ لڑکوں نے اسکول میں لنچ بریک کے دوران لڑکی کو زیادتی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ (نوائے وقت ۹۷-۸-۳۱)

کم عمر کے بچے

برطانیہ میں انتہائی کم عمر کے بچے اور بچیوں میں جنسی رجحانات فروغ پا رہے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق بچوں کے تحفظ کی قومی کونسل کی سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۸۶ء میں کم عمر بچوں کے مابین جنسی تعلقات کے تقریباً بارہ سو واقعات رونما ہوئے۔ ان میں سے زیادہ تر تعداد ایسے بچوں کی تھی جن کی عمریں پانچ سال سے بھی کم ہیں۔ رپورٹ میں اس خطرناک رجحان کی ذمہ داری مخلوط تعلیم اور جنسی مناظر پر مبنی فلموں پر عائد کی گئی ہے۔

(تحقیق محمد صدیق شاہ بخاری)

Marfat.com

پرسان حال نہیں

چمنستان حیات کے گلہائے تازہ یعنی معصوم و نوخیز بچوں پر جس قدر ظلم ترقی یافتہ امیر ملکوں میں ہو رہا ہے وہ عہد حاضر کی تاریخ کا عجیب و غریب المیہ ہے۔ اندازہ کیجئے کہ امریکہ کے چالیس فیصد بچے والدین سے محروم ہیں اور ایسے بچوں کی تعداد کم از کم سوا تین کروڑ (۳۲ ملین) ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ بہ الفاظ دیگر یا تو یہ بچے ناجائز ہیں یا ان کے والدین گھریلو جھگڑوں اور منشیات کی وجہ سے انہیں چھوڑ چکے ہیں۔

(''جنگ'' جمعہ میگزین یکم جنوری ۱۹۹۲ء)

امریکہ کی ایک کمیٹی نے جو بچوں کو ایذا رسانی سے بچانے کے لئے قائم کی گئی ہے' ایک جائزہ رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں امریکہ کے مختلف علاقوں میں ۱۱۳۰ لاکھ بچے ایذا رسانی کا شکار ہوئے جن میں سے ۲۶۱۱ بچے جان سے ہاتھ دو بیٹھے۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بچے کو بے تحاشا مارنے پیٹنے' جنسی جارحیت کا نشانہ بنانے' کا شتکاری میں زیادہ محنت کرانے' امریکہ کے بڑے شہروں میں غیر اخلاقی ماحول اور خاندانی جھگڑوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس کس طرح سے بچوں کو ذہنی اور جسمانی اذیتیں دی جاتی ہیں۔

(''خبریں'' ۱۰ اپریل ۱۹۹۳ء)

معصوم مجرم

ایک خبر امریکہ کے تعلیمی اداروں کے بارے میں بھی پڑھ لیں۔ اس خبر میں بتایا ہے کہ امریکی اسکولوں میں اہلکار اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو ڈبہ کاٹنے والے چاقو نہ بیچے جائیں' کیونکہ یہ چاقو ہتھیار کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں اور ان کی وجہ سے اسکولوں میں تشدد کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

حالیہ اعداد و شمار کے مطابق امریکی اسکولوں میں ہونے والے جرائم میں ۳۰ فیصد

Marfat.com

اضافہ ہوا ہے۔ نیویارک کے اسکول چانسلر رامن کارنائن اسکولوں میں چاقو لانے پر پابندی یا تحفظ فراہم کرنے کے خواہش مند ہیں۔ کارنائن نے بتایا کہ انہوں نے پچھلے چند سالوں میں طلبہ سے ایسے ۹۲ چاقو پکڑے ہیں' جبکہ ۴۵ آتشیں ہتھیار بھی طلبہ سے ملے۔ ان چاقوؤں کے بارے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ دھات کے آلات کی نشاندہی کرنے والے آلات جو عام طور پر نیویارک کے اسکولوں میں لگائے گئے ہیں۔ یہ آلات بھی ان چاقوؤں کی نشاندہی نہیں کر سکتے' اور بچے اپنی بیلٹوں میں چھپا کر یہ چاقو اسکول لے جاتے ہیں' تعلیمی حکام کا کہنا ہے کہ پچھلے سال کے دوران میں اسکولوں میں جرائم کے ۸۲۳۲ واقعات ہوئے ہیں' اور یہ وارداتیں کنڈرگارٹن سے لے کر اعلیٰ کلاسوں تک میں ہوئیں' اسکولوں میں ہونے والے جرائم میں چوری' زنا اور جسمانی تشدد کی وارداتیں شامل ہیں' اس صورتحال سے تنگ آ کر ۳۸ پرنسپل احتجاجاً قبل از وقت مستعفی ہو چکے ہیں۔

فرینکفرٹ کے راستے

برطانیہ کا نام ان چند ملکوں میں شامل ہے جن کا تعلق بچوں کی اسمگلنگ سے ہے۔ یہ انکشاف برازیل میں تبدیل قلب کے لئے بچوں کی اسمگلنگ کرنے والے ایک گروہ کے منظر عام پر آنے کے بعد ہوا۔ جب برازیل کی پولیس نے دو ہفتے کے ایک بچے کی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنا دی۔ اس بچے کو فرینکفرٹ کے راستے لندن لایا جا رہا تھا جہاں اسے فروخت کیا جانا تھا تاکہ اس کا دل کسی امیر شخص کے بچے کے دل کی جگہ لگایا جا سکے۔ بین الاقوامی منڈی میں انگلر ایک صحت مند بچے کو سات ہزار پاؤنڈ میں فروخت کرتے ہیں گردے کی قیمت ۲۵ ہزار پاؤنڈ اور دل کی قیمت ۵۵ ہزار پاؤنڈ تک ہے۔

("جنگ" لاہور ۲۷ ستمبر ۱۹۹۳ء)

عرب نیوز جدہ کی رپورٹ کے مطابق (مطبوعہ ۱۵ اپریل ۸۵ء) امریکہ میں ہر سال کم

بیش پندرہ لاکھ بچے گم ہو جاتے ہیں جن میں سے کم از کم پچاس ہزار کا تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ انہیں آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ اس سلسلے میں سنگدلی اور تیرہ باطنی کی ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جو بڑی ہی رقت انگیز اور روح فرسا ہیں۔

کوئی دو سال قبل یعنی ۱۹۹۱ء میں اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی جس کے مطابق امریکہ میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا جس نے اعتراف کیا کہ وہ اب تک گیارہ بچوں کو جنسی تشدد کے بعد ہلاک کر چکا ہے۔ جب اس سے لاشوں کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ جس ہفتہ وار فدیہ کی لاش وصول کئے بغیر وہ لاشوں کی نشاندہی نہیں کرے گا البتہ وہ گیارہویں لاش کا کچھ نہیں لے گا اور وہ ایک لاکھ ڈالر پر اکتفا کرلے گا۔ چنانچہ پولیس نے اسے ایک لاکھ ڈالر ادا کئے اور اس نے گیارہ لاشوں کی نشاندہی کردی۔ اہم بات یہ ہے کہ جب ان بچوں کے والدین نے مختلف طریقوں سے مطالبہ کیا کہ امریکہ میں سزائے موت بحال ہونی چاہئے تو ماہرین قانون نے اسے سنگدلانہ اور ناقابل عمل مطالبہ قرار دیا۔

("جنگ" ۲۰ فروری ۱۹۹۴)

میرے ایک عزیز دوست پروفیسر نجیب اللہ چند سال پہلے اعلیٰ تعلیم کے لئے شکاگو (امریکہ) گئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں ان کی موجودگی کے دوران شکاگو کا میئر گرفتار ہوا۔ وہ بھی نوعمر لڑکوں کو ورغلا کر اپنے گھر لے جاتا اور بدفعلی کے بعد انہیں قتل کر کے لاش تہہ خانے میں پھینک دیتا۔ چنانچہ گرفتاری کے بعد اس کے تہہ خانے سے ۳۲ بچوں کی گلی سڑی لاشیں برآمد ہوئیں لیکن اس کے باوجود میئر کے وکیل نے بڑے دھڑلے سے کہا کہ میرا موکل رہا ہو جائے گا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امریکہ میں بڑے سے بڑا مجرم بھی جلد رہا ہو کر باہر آجاتا ہے۔

بچوں کی گمشدگی کے حوالے سے "عرب نیوز" نے جو بھیانک مثالیں دی ہیں ان میں

Marfat.com

ے ایک یہ ہے کہ فلوریڈا کے ایک تاجر جان فیلش کا اکلوتا چھ سالہ بچہ ایک ڈیپارٹمنٹل اسٹور سے گم ہو گیا اور دو ہفتے کے بعد اس کا سر ۱۶۰ کلومیٹر دور ایک ویرانے میں پڑا ہوا ملا۔ اسی طرح کیلی فورنیا کی ایک دو سالہ بچی اغوا کر لی گئی اور تین سال کے بعد الاسکا میں ایک ۵۸ سالہ شخص سے برآمد ہوئی وہ بد بخت اس معصوم بچی کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتا رہا تھا۔

ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی میں (۷ ستمبر ۱۹۸۴ء) امریکی بچوں کے بارے میں ایک مفصل رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ امریکہ میں چھوٹے بچوں پر جنسی تشدد کا تناسب کہیں بڑھ گیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق ہر سال پچاس لاکھ بچے اس تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ایک شعبہ القلب اسکول کلرک نے اس سلسلے میں ایک کتاب لکھ ماری جس کا عنوان ہے How to have sex with akid ''ایک بچے سے جنسی تعلق کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔''

اعداد و شمار کے مطابق پورے امریکہ کی ۲۸ فیصد لڑکیاں ۱۴ برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی درندگی کا شکار ہو جاتی ہیں جبکہ ۱۸ برس کی عمر سے پہلے ۳۸ فیصد لڑکیاں ہوس کا نشانہ بنتی ہیں۔ ان اعداد و شمار کا مکروہ ترین پہلو یہ ہے یہ بدنصیب بچے زیادہ تر اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں مجرمانہ حملوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ حملوں کے مرتکبین کی ۲۰ فیصد تعداد سوتیلے باپوں پر مشتمل ہوتی ہے جس کہ ۱۵ فیصد چچا یا ماموں اپنے بھائی اور بہنوں کی اولاد کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتے ہیں۔ ساڑھے چار فیصد تعداد ایسے والدوں کی ہے جو اپنی اولاد کی عصمت دری میں مصروف ہیں۔ ڈھائی فیصد سے زیادہ افراد اپنے چھوٹے بھائی بہنوں سے بدسلوکی کے مرتکب ہو رہے ہیں' حال ہی میں ٹیکساس میں ایک شخص کو اپنی پانچ سالہ پوتی پر مجرمانہ حملہ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ (''تکبیر'' ۷ ستمبر ۱۹۸۴ء)

ظاہر ہے یہ اعداد و شمار پرانے ہیں ورنہ صورت حال پہلے سے کہیں زیادہ گھمبیر ہو گئی

ہے۔ چنانچہ ۱۵ ستمبر ۹۲ء کو سی این این نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا کہ امریکہ میں ۶۰ فیصد بچوں پر ان کے قریبی عزیز یعنی باپ یا بھائی وغیرہ جنسی تشدد کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں روزنامہ ''پاکستان'' کی یہ خبر بھی چونکا دینے والی ہے کہ ایڈنسٹن (امریکہ کے ایک ڈے کیئر سینٹر میں سینٹر کے انچارج رابرٹ کیلی نے مختلف وقتوں میں بائیس بچوں پر مجرمانہ حملہ کیا۔ بچوں کی عمریں ۲ سے ۷ سال تک تھیں۔ (''اخبار مذکور'' ۲۳ اگست ۱۹۹۱ء)

مغرب خصوصاً امریکہ میں ٹی وی کے زیادہ دیکھنے کی وجہ سے بچوں پر پڑنے والے اثرات پر بہت زیادہ تحقیق ہو چکی ہے اور مزید ہو رہی ہے' ہم یہاں چند تحقیقاتی نتائج پر مبنی مضامین کے اقتباسات پیش کرنا پسند کریں گے۔

ڈاکٹر جان کونڈری جو کارنیل یونیورسٹی (امریکہ) میں انسانی اور خاندانی نشوونما کے پروفیسر ہیں' اپنے تحقیقی مضامین میں فرماتے ہیں۔

''کم سن بچے ٹی وی کو ہی مستند سمجھتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے ہیں اس پر یقین کر لیتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ سمجھتے ہیں کہ ٹی وی کے کردار بھی ان کو دیکھ رہے ہیں۔''

(بحوالہ رسالہ ورکنگ مدر جنوری ۱۹۹۱ء)

ڈاکٹر ڈینیل اے انڈرسن میسچوسٹ یونیورسٹی کے نفسیات کے پروفیسر اپنی سترہ سالہ تحقیق کے نتائج کا اس طرح اظہار کرتے ہیں۔

''ٹی وی کے تشدد سے بھرپور پروگرام بچوں کی حقیقی زندگی میں جنگجویانہ مزاج پیدا کرتے ہیں وہ بچے جو ٹی وی پر زیادہ مار دھاڑ اور تشدد آمیز پروگرام دیکھتے ہیں زیادہ جارحانہ پائے گئے ہیں اور طویل مدت پر محیط تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تشدد آمیز پروگرام دیکھنے سے آئندہ زندگی میں بھی ان کے مزاج میں تشدد اور لڑائی جھگڑے کا رجحان

Marfat.com

فروغ پاتا ہے۔" (ٹی وی گائیڈ ۳ مارچ ۱۹۹۰ء)

ان جیسی مزید تحقیقات کے نتائج اور امریکی ٹی وی پر جنسی تشدد آمیز قرار دیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق عالمی کمیشن برائے ثقافت و ترقیات نے ایک سروے رپورٹ دی ہے کہ امریکی ٹی وی پروگرام اور فلموں کے نتائج دنیا میں بہیمانہ تشدد، جنسی جرائم اور غیر شائستہ زبان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سابقہ سیکریٹری جنرل مسٹر پیریز کی نگرانی میں ہونے والے اس سروے میں بتایا گیا ہے کہ امریکی ٹی وی کی اٹھارہ گھنٹے کی نشریات میں تشدد کے ۲۶۰۵ واقعات دکھائے جاتے ہیں جو بعد میں امریکی معاشرے اور پوری دنیا کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ میں "جہاد ان امریکہ" نامی ایک خصوصی دستاویزی فلم بھی ریلیز کی گئی تھی جس کے ذریعے عالمی حلقوں میں جہاد کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

آخر میں ہم ایک اقتباس امریکن انٹر پرائز انسٹیٹیوٹ کی سرپرستی میں ہونے والے ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء کی کانفرنس میں ڈائلز والٹر برنس پروفیسر جارج ٹاؤن یونیورسٹی (واشنگٹن) کا پیش کرتے ہیں ان کی رائے ہے کہ۔

"راک میوزک، ہالی وڈ کی فلمیں اور دوسرے تفریحی پروگرام جو امریکہ باہر سے ملکوں کو بھیجتا ہے اور نہ صرف وہاں کے معاشرے پر بہت مضر اثرات چھوڑتے ہیں بلکہ امریکی معاشرے کے تصور کو بھی داغدار کرتے ہیں۔" (کرسچین سائنس مانیٹر مارچ ۱۹۹۲ء)

یہ ہے نئی تہذیب جہاں والدین کی عدم توجہی کی وجہ سے اولاد کا یہ حال ہے دوسرے الفاظ میں یہ کہ جب والدین نے اولاد کے حقوق نہ کیے تو اولاد تو بگڑی ہی ہے ساتھ ہی والدین ہی کو نہیں بلکہ پورے معاشرے کو اس کے نتائج بھگتنے پڑ رہے ہیں۔ ان نتائج کی وجہ سے آج پورا امریکہ اور یورپ پریشان ہے۔ اور آج خود ہی ان کے تحقیق دان یہ فرما رہے ہیں

پانچویں کتاب Back to Religion-

Back to Religion

ایسی صورت حال سے تنگ آ کر ۲۶ مارچ ۱۹۷۳ء کو برطانیہ کے ایک شہر نوٹنگم میں ۵۰۰۰ آدمیوں نے ناجائز بچوں اور اسقاط حمل کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ ۱۹۷۶ء میں صرف نوٹنگم میں ۱۵۹۲۵۰ ناجائز بچے پیدا ہوئے تھے یعنی اندازاً ۴۵۰ بچے روزانہ پیدا ہوتے ہیں۔ مغرب میں ہی ہپی ذلیل ترین گروہ ہے۔ غلیظ، بدکردار اور تمام اخلاقی ضوابط کا منکر اور لوگوں کے سامنے کھلے بندوں فواحش کا ارتکاب کرنے والا۔ یہ گروہ ۱۹۳۰ء کے بعد نمایاں ہوا۔ آزادانہ جنسی فعل میں اتنی کشش تھی کہ ۳۰-۳۵ برس میں اس کی تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی۔ اس میں نصف کے قریب دوشیزائیں تھیں جنہوں نے چرس، افیون اور بھنگ وغیرہ کا بے تحاشا استعمال کیا۔ اس خیال سے کہ انہیں سکون قلب ملے گا مگر ذلت رسوائی اور نفرت سے دوچار ہونا پڑا چنانچہ ان میں احساس زیاں پیدا ہوا اور ۱۹۷۵ء میں دس لاکھ ہپیوں نے لندن میں اس صدی کا سب سے بڑا جلوس نکالا۔ ان کے ہاتھوں میں کئی بینر تھے جن پر مرقوم تھا۔ Back to Religion مذہب کی طرف واپس چلو یہ آوازیں ۴۰ سال کے تلخ تجربات مسلسل رسوائی اور عالمی نفرت کا نتیجہ تھی۔ پاکستان کے ہپیو۔ اور خواتین دشمن اوباشو۔ کیا مغرب کے کروڑوں آدمیوں کا تجربہ تمہارے لیے کافی نہیں۔ کیا تم سوا لاکھ انبیاء کی تعلیمات و ہدایات سمجھتے ہو؟ کیا تم اس بے غیرتی کے لئے تیار ہو کہ تمہاری بیوی یا بہن کو کوئی اغوا کر لے جائے؟ کیا تمہارے پاس مضطرب انسانیت کے لئے یہی ہے؟ کیمبرج یونیورسٹی کے ایک پروفیسر J.D.Uuwin نے جنسیات پر برسوں تحقیق کی۔ اس نے اپنی کتاب Sex and Culture میں لکھا ہے۔ جنسیات اور کلچرل آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جذبہ

Marfat.com

ں پر قابو پانے کے بعد انسان میں ایک خاص توانائی پیدا ہو جاتی ہے جس سے معاشرہ کے ی بلند نصب العین کی تکمیل کا کام لیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ عیاشی اور شہوت رانی میں پڑ تے ہیں ان کی توانائی اتنی کم ہو جاتی ہے کہ وہ کوئی بڑا کارنامہ مثلاً ایجاد' تحقیق' تصنیف ہرہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ ان کے توائے عمل پر اوس پڑ جاتی ہے۔ ان کی بصیرت ذہانت ندلا جاتی ہے۔

Any extention of sexual opportunity must always be hte immidiate cause of vulture deline جذبہ جنس کی بدلگامی ا شبہ زوال تہذیب کا سبب بنتی ہے۔ قرآن مقدس میں اللہ نے فرمایا۔ اے نبیؐ! اپنی ویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی بیویوں سے کہیے کہ وہ بڑی چادر سے ڈھانپ کر اپنے آپ کو نکلیں تا کہ لوگ اس کی چادر کی وجہ سے سمجھ جائیں کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں اور انہیں پریشان نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

مرے کی تحقیق

امریکہ کے ایک دانشور Charles murray نے امریکہ کو ایک چونکا دینے والا انتباہ کیا ہے۔ یہ انتباہ ایسا ہے جو ایک تجزیہ نگار John onicinsky کے مطابق تلخ ہے جو حکمرانوں کو ہضم نہ ہوگا۔ مرے کا کہنا ہے کہ امریکہ برائیوں کی دلدل میں پھنس چکا ہے مثلاً بڑھتے ہوئے جرائم' منشیات' غربت' ناخواندگی' لوگوں کا بے گھر ہونا وغیرہ لیکن ایک اور مسئلہ ایسا ہے جو ان سب سے زیادہ شدید اور نتائج کے لحاظ سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے کہ اسی برائی سے دوسری برائیاں جنم لیتی ہیں۔ اور یہ برائی ہے سفید فام لوگوں میں ناجائز بچوں کی بھرمار ۱۹۶۰ء میں یہ برائی کالی نسل کی آبادی میں آئی تو سنیٹر موئنف ھن نے خطرے کی گھنٹی بجائی اور کہا کہ اگر اس برائی کو روکا نہ گیا تو سیاہ فام گھرانے اجڑ جائیں گے۔ موئنی ھن کے انتباہ پر

توجہ نہ دی گئی بلکہ اس کا مذاق اڑایا گیا۔ لیکن اب وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ٹھیک کہتا تھا حکمرانوں نے اس کے انتباہ پر توجہ نہ دی۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب تک اربوں نہیں کھربوں ڈالروں کا نقصان اسی وجہ سے ہو چکا ہے۔ اب یہ برائی سفید فام لوگوں میں پھیل رہی ہے۔ ۱۹۹۱ء میں ۱۲ لاکھ ناجائز بچے پیدا ہوئے۔ کل پیدا ہونے والے بچوں میں ناجائز بچوں کی تعداد ۳۰ فیصد رہی۔ سیاہ فام ناجائز بچے ۶۲ فیصد پیدا ہوئے۔ اور سفید فام ۲۲ فیصد' مرے کا کہنا ہے کہ امریکی معاشرہ تباہی کی طرف جا رہا ہے اگر اس بدی کو روکا نہ گیا تو اس میں تیزی سے اضافہ ہوگا' خاندان کو اگر بچایا نہ گیا تو سب کچھ جل کر خاک ہو جائے گا مضبوط خاندانی نظام کے بغیر کوئی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ مرے نے اس مرض کا علاج یہ بتایا ہے کہ بن بیاہی ماؤں کا وظیفہ بند کیا جائے۔ ان کے خاندان ہی ان کی نگہداشت کریں تو بہتر ہے۔ اس کے علاوہ یتیم خانے کھولے جائیں۔ لیکن پھر بھی مرے کہتا ہے کہ ہوش میں آؤ کوئی انقلابی قدم اٹھاؤ۔ تمہاری تباہی میں کچھ کسر باقی نہیں رہی۔

Marfat.com

حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی کی

شہرہ آفاق کتب

سنت نبویؐ اور جدید سائنس (جلد اول تا چہارم)	مہلک عادات' نبوی طریقے اور جدید سائنس
معالجات نبویؐ اور جدید سائنس (جلد اول تا چہارم)	مہلک غذائیں' نبوی غذائیں اور جدید سائنس
معاشرت نبویؐ اور جدید سائنس	مہلک دوائیں' نبوی دوائیں اور جدید سائنس
جنس' جوانی' اسلام اور جدید سائنس	صحت مند عادات' نبوی طریقے اور جدید سائنس
جنسی زندگی اسلام اور جدید سائنس	تعلیمات نبویؐ اور جدید سائنس
پرکشش زندگی گزارنے کے نبوی طریقے اور جدید سائنس	دو انمول خزانے
جذبات اور خیالات کے دوگ نبوی طریقے اور جدید سائنس	تربیت اولاد' اسلام اور جدید سائنس
پرسکون زندگی کی تلاش' نبوی طریقے اور جدید سائنس	اقوال اولیاء
شفا بخش خیالات کی کرشمہ سازیاں نبوی طریقے اور جدید سائنس	عشق اسلام اور جدید سائنس
شاداب زندگی کے راز' نبوی طریقے اور جدید سائنس	کمالات اولیاء
نوجوانوں کے جنسی مسائل' علاج نبویؐ اور جدید سائنس	عورت اسلام اور جدید سائنس
نباتات قرآنی اور جدید سائنس	جبل کا جہنم
حیوانات قرآنی اور جدید سائنس	روح کی بیماریاں اور جدید سائنس
شہید پاکستان سوانح حکیم محمد سعید شہید	مجاہد یا دہشت گرد
بھارتی مسلمانوں پر کیا گزری	جادو جنات اسلام اور جدید سائنس
۱۹۴۷ء کے مظالم کی کہانی خود مظلوموں کی زبانی	طبی تجربات و مشاہدات
خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق	علما کی زندگیوں کے طبی نچوڑ
معالج اور مریضوں کے تجربات	عظمت اسلام' سائنسی ریسرچ اور اکیسویں صدی
شافی دوائیں شافی علاج	درود شریف اور دیدار رسولؐ

Marfat.com

آسان نیلیوں کے حیرت انگیز فضائل	غلطیوں کی اصلاح نبوی طریقے اور جدید سائنس
مطالعاتی کچوز	کامیاب شادی کے سات نکات نبوی طریقے اور سائنس
بدترین پریشانیوں کے لیے بہترین وظائف	ماں کا تقدس اسلام اور جدید تہذیب
کلونجی کے کرشمات	باپ کا تقدس اسلام اور جدید تہذیب
بدترین خصلتوں کا بہترین علاج	انوکھی بیماریاں انوکھے علاج
جیلوں میں بیتے لمحات کی کہانی مشاہیر کی زبانی	شاندار زندگی گزارنے کے جاندار اصول
جانوروں کے انوکھے چشم دید واقعات	نوجوانوں کی جنسی الجھنیں علاج نبوی اور جدید سائنس
شوگر کا کامیاب علاج	توبہ کے کمالات
بلڈ پریشر کا کامیاب علاج	ندامت کے آنسو
گلوکاری سے پرہیزگاری تک	نفسیات اسلام اور جدید سائنس
گفتگو باتیں بکھرے موتی انمول یادیں	مشاہیر کی آپ بیتیاں
ازدواجی زندگی علاج نبوی اور جدید سائنس	مولانا طارق جمیل کے بکھرے موتی نکھرے لعل
اکابر کی زندگیوں کے روحانی وظائف	آداب معرفت
اکابر کی زندگیوں کے طبی تجربات	نوگرہیلو الجھنیں اور سورہ یٰسین کا خاص عمل
شاندار زرعی پیداوار کے لیے بہترین وظائف	پانچ قرآنی اور نبوی شفائیں
وصیتوں سے نصیحت اسلام اور جدید سائنس	گرہیلو الجھنوں کا روحانی علاج
ایک عامل کی خفیہ ڈائری	مولانا طارق جمیل شخصیت اور کمالات

خزینہ علم و ادب ۵ الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار لاہور
فون: ۷۳۱۴۱۶۹

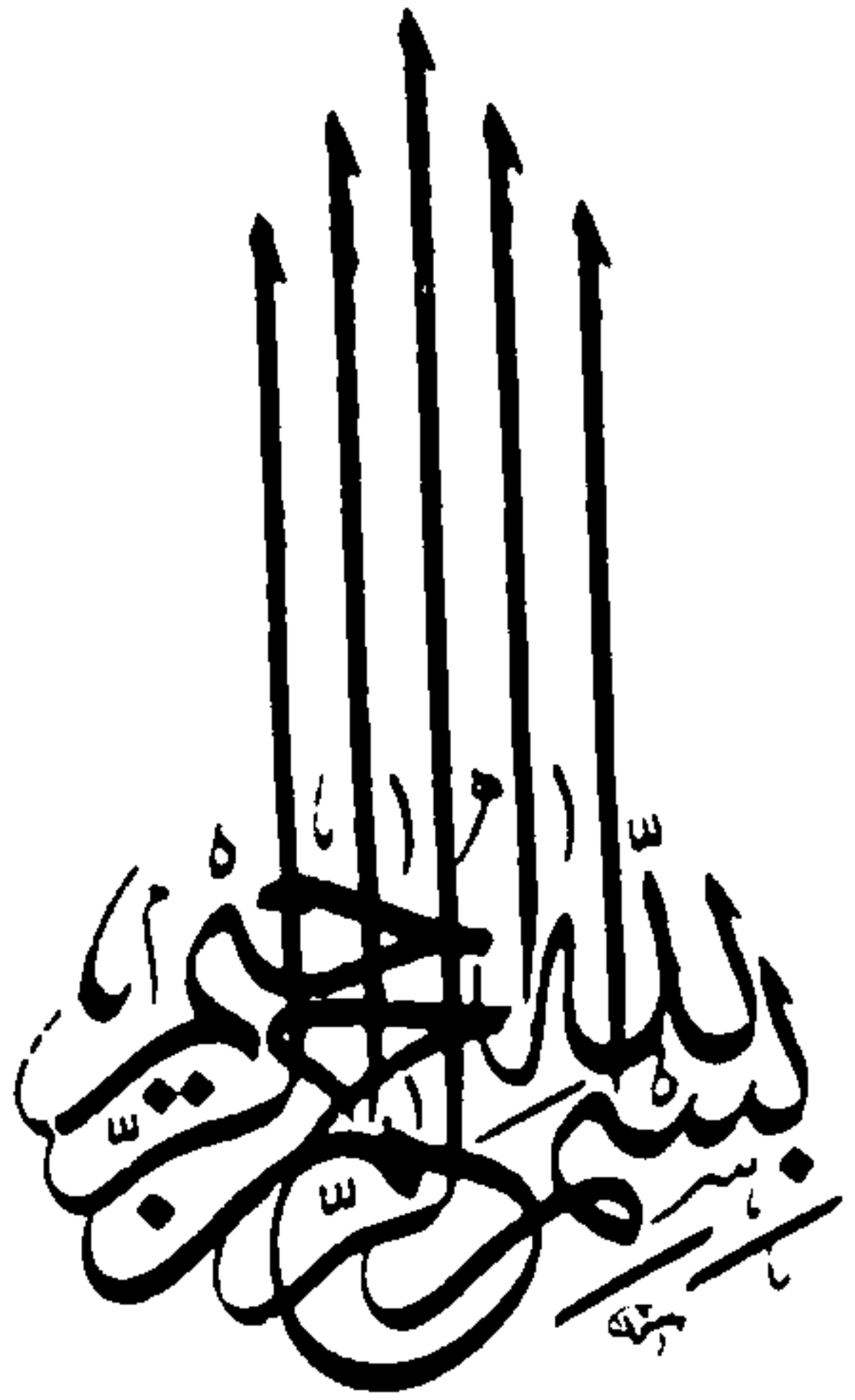
بسم اللہ الرحمن الرحیم

باپ کا تقدّس

اسلام اور جدید تہذیب